دعوات عبدیت حق

ضبط و ترتیب ادارہ الحق

ارشادات شیخ الحدیث مدظلہ

مولانا حافظ محمد ایوب صاحب فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ اور ان کے رفقاء کے شدید اصرار پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مدرسہ "ریاض العلوم" مانکی ضلع مردان کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ سنگ بنیاد رکھا اور مختصر خطاب بھی فرمایا۔ جسے احقر نے اسی وقت محفوظ کر لیا۔ ذیل میں وہی افادات پیش خدمت ہیں (رع ق ح)

خطبہ مسنونہ کے بعد۔

محترم بزرگو اور دوستو! تقریر کی اہلیت مجھ میں نہیں، ضعف اور کمزوری ہے، بہر تقدیر، آپ حضرات کا شکر گذار ہوں کہ مجھ ناچیز کو اس مبارک اجتماع اور بابرکت افتتاح میں شرکت کا حصہ دیا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:۔

لا يقعد قوم يذكرون الله الا حفتهم الملئكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده [1]

جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کے کچھ بندگان خدا اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی ان پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے۔ اور ان پر سکینہ کی کیفیت نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

خدا کے دین کی اشاعت کی غرض سے یہ اجتماع بلایا گیا ہے۔ یہاں ایک دینی ادارہ قائم کیا جائے گا جس قوم کے بچے قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی و علمی ضروریات سیکھیں گے۔ خدا تعالیٰ اس ادارہ کی تکمیل میں آپ سب کا حامی ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان دینی مدارس کی کیا منفعت ہے۔ آج دنیا کی ریل پیل ہے۔ بعض لوگ کارخانے قائم کر کے دنیوی منفعت حاصل کرتے ہیں۔ بعض سرمایہ اور دولت اکٹھا کرنے کے لئے ناجائز قدم اٹھانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ مگر آپ لوگ، یہ فضلاء دارالعلوم حقانیہ اور علماء حضرات یہاں جمع ہیں اور اس ادارہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور آپ جیسے مخلصین اور معاونین جو یہاں جمع ہوئے ہیں مقصد

---

[1] مسلم

قرآن پڑھنا، پڑھانا اور اس کی اشاعت کرنا ہے۔ یہ درحقیقت جنت کے لئے ٹکٹ اور ویزا حاصل کرنا ہے۔

آپ یہاں سے سعودی عرب کو جاتے ہیں تو پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ دنیا رہ جانی ہے سب نے یہاں سے جانا ہے کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام یہاں سب جانے والے یہ تمنا رکھتے ہیں کہ خدا ان کو جنت دے اور جنت میں ان کا داخلہ آسان ہو۔

تو بھائیو! جب یہ تمنا رکھتے ہو تو ابھی سے پاسپورٹ اور ویزا بنواؤ۔ اور جنت کے دروازے پر اللہ کے سپاہی (ملائکہ) چیکنگ کرتے ہیں جس کے پاس قرآن سے تعلق، قرآن کی خدمت، قرآن کی تعلیم واشاعت کا پاسپورٹ ہوگا اس کو جنت کا داخلہ مل جائے گا۔ پھر جنت میں مختلف درجات ہیں سب سے اعلیٰ اور بلند درجے کا نمبر ۶۶۶۶ ہے یہ اس خوش نصیب کو ملے گا جس کو سارا قرآن ۶۶۶۶ آیات یاد ہوں۔ اس پر عمل کیا ہو۔ اس کے تقاضے پورے کئے ہوں۔ اشاعت وتعلیم میں حتی المقدور سرگرم رہا ہو پھر درجات اس سے کم ہوتے جاتے ہیں جس نے جتنا عمل کیا ہے اور قرآن کی آیات کو اپنایا ہے اسی نسبت سے اس نمبر کا اس کو مقام دیا جائے گا۔

بعض ایسے بھی ہوں گے جنہیں قرآن سے کوئی شغف نہیں رہا۔ تو انہیں روک دیا جائے گا۔ ہم جیسوں کو تو بسم اللہ بھی صحیح پڑھنا نہیں آتی۔ اللہ سے درخواست ہے کہ اپنے خصوصی فضل سے چشم پوشی فرماویں تو فرماویں ورنہ قانوناً تو روک دئیے جانے کے قابل ہیں۔

دنیا کا کاروبار کرنا ممنوع نہیں، بنگلہ بنانا ممنوع نہیں، موٹروں پر سواری کرنا اور جہاز میں اڑنا ممنوع نہیں۔ مگر یاد رکھئے یہ ساری چیزیں اگرچہ عارضی طور پر نافع ہیں مگر پائیدار اور وفادار نہیں۔ یہ مدرسہ اور اس سے تعلق اور اس کی خدمت یہ وفادار بھی ہے اور پائیدار بھی۔

محترم بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ ان دینی مدارس کے کیا فائدے ہیں۔ ہندوستان پر انگریز کا تسلط تھا بلکہ تمام کفر مسلمانوں کو نگل جانے کے لئے ایک قوت بن چکا تھا الکفر ملۃ واحدۃ۔ اس وقت دیندار مسلمانوں نے اور علماء کرام نے غیر ملکی تسلط سے ہندوستان کو آزاد کرانے کی تحریک چلائی سینکڑوں مسلمان شہید ہوئے امرتسر سے دہلی تک علماء کو درخت کے ساتھ لٹکا کر پھانسی دی گئی۔

اس وقت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور ان کے رفقاء جمع ہوئے مشورہ کیا کہ مسلمانوں کے مستقبل کی حفاظت کی جائے۔ اور ان کے دینی مذہبی اور سیاسی اقدار کا تحفظ کیا جائے۔ مغربی سامراج اور انگریزی تسلط سے جان چھڑانے کے لئے چھتہ کی مسجد میں انار کے درخت کے نیچے ایک مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ ایک استاد پڑھانے والا اور ایک شاگرد پڑھنے والا۔

بظاہر یہ کوئی مسلح جنگ نہیں تھی اور نہ کوئی تنظیم تھی لیکن درحقیقت یہ انگریزوں کے خلاف ان کے

نجات حاصل کرنے اور ان کے توپ و تفنگ کے مقابلہ کرنے کا پیش خیمہ تھا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت نہیں ہونی چاہیے آج افغانستان کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ روس جو قوت اور فوجی طاقت کے لحاظ سے پوری دنیا کو تباہ کر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مگر چند مٹھی بھر مجاہدین (جن میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور طلباء کی ایک بہت بڑی تعداد قائدانہ کردار ادا کر رہی ہے) جو کم عَدَد بھی ہیں اور کم عُدَد بھی۔ پانچ سال سے روسی انیاب الاغوال کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور آج روس پریشان ہو گیا ہے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب روس بوریا بستر سمیٹنے پر مجبور ہو جائے گا۔

آج آپ کو جو قریہ قریہ اور بستی بستی علماء اور دینی مدارس کا جال پھیلا نظر آتا ہے اور اس جنگل میں جو آپ کا یہ جم غفیر جمع ہے اور آپ ہزاروں روپیوں کی صورت میں چندہ دے رہے ہیں اور یہ سلسلہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے، اسلام پھیلتا جا رہا ہے دینی جذبہ ابھر ابھر کر سامنے آرہا ہے۔ انگریز اور مغربی تہذیب کی یلغار دین اسلام کو نہ دبا سکی۔ یہ سب ان دینی مدارس کی برکات ہیں۔ جس نے مدرسہ میں چڑیا کے گھونسلے برابر بھی چندہ دیا اس نے جنت میں اپنا گھر بنالیا۔

اور اب جو پاکستان میں اسلام کا نعرہ بلند ہوتا ہے یہ بھی ان دینی مدارس کی برکات ہیں۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ جن کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ انگریز نے اسلام کو ختم کرنا چاہا مگر زمانہ گزرتا ہے اسلام کی اشاعت ہوتی ہے۔ اگر دین باقی رہے گا تو پاکستان بھی باقی رہے گا۔ اگر خدانخواستہ دینی تعلیم فراموش کر دی گئیں تو نہ ملک باقی رہے گا اور نہ ملک والے۔ اور اگر ہم دین کی خدمت کریں گے تو اللہ پاک ہماری نصرت فرمائے گا۔